ماں کا خواب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ مِلتی نہیں
لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرد سی پوشاک پہنے ہوئے
دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں

اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دِیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

کہا میں نے پہچان کر میری جاں
مجھے چھوڑ کر آگئے تم کہاں

جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار
پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی
گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی
جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب
دیا اس نے منھ پھیر کر یوں جواب
رُلاتی ہے تجھ کو جُدائی مری
نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چُپ رہا
دِیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا
سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اِسے
ترے آنسوؤں نے بُجھایا اِسے

(علّامہ اقبال)

معنی یاد کیجیے

شب	:	رات
اضطراب	:	بے چینی
لرزنا	:	کانپنا
راہ	:	راستہ
سیاہی	:	کالا پن، اندھیرا

© NCERT not to be republished

دہشت	:	خوف، ڈر
محال	:	مشکل
حوصلہ	:	ہمّت
زمرّد	:	سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام
رواں	:	چلتے ہوئے
زمرّدی پوشاک	:	ہرا لباس
پسر	:	بیٹا
جماعت	:	گروہ
پیچ و تاب کھانا (محاورہ)	:	دل ہی دل میں غم و غصّہ سے گھُٹنا، بیقرار ہونا

سوچیے اور بتایئے۔

1. خواب میں ماں نے اپنے آپ کو کس حال میں دیکھا؟
2. ماں نے آگے بڑھ کر کیا دیکھا؟
3. ماں نے اپنے بیٹے کو کس حال میں پایا؟
4. ماں کی بےقراری کا سبب کیا ہے؟
5. لڑکے کے ہاتھ میں دیا کیوں نہیں جل رہا تھا؟

مصرعے مکمل کیجیے۔

میں سوئی جو .... یہ خواب
بڑھا اور .... مرا اضطراب
سمجھتی ہے تو .... کیا اِسے
.... نے بجھایا اِسے

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

اضطراب   محال   اجل   پیچ و تاب

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

وفا   بھلائی   جدائی   بے قرار   دوُر   جواب

عملی کام

- نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اس نظم کو اپنے اسکول کے اسٹیج پر ڈرامے کی صورت میں پیش کیجیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

- ماننے والا   - بنانے والا   - دیکھنے والا

یہ الفاظ کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں۔ انھیں اسمِ فاعل کہتے ہیں۔ پانچ اسمِ فاعل ''والا'' کے ساتھ بنائیے۔

غور کرنے کی بات

- اس نظم میں ایک ماں کا خواب بیان کیا گیا ہے جو اپنے بیٹے کو لڑکوں کی ایسی جماعت کے ساتھ دیکھتی ہے جن کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے دیے ہیں مگر اس کے بیٹے کا دِیا بجھا ہوا ہے اور وہ دوسرے لڑکوں کے پیچھے آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ یہ دیکھ کر بیٹے کی جدائی میں روتی ہوئی ماں کو صدمہ پہنچتا ہے وہ بچّے سے شکایت کرتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کیوں چلا آیا اور اس کا دِیا بجھا ہوا کیوں ہے، بچّہ جو ماں کے رونے دھونے سے خود بھی غمگین ہے۔ ماں سے کہتا ہے کہ میرے دیے کو اسی کے آنسوؤں نے بجھایا ہے۔
- اس سبق میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ ماں باپ کے رونے دھونے سے بچّوں کا حوصلہ پست ہوتا ہے اور انھیں آگے بڑھنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished